

ڈاکٹر تیمور اختر

ایس ایس ای اردو، گورنمنٹ بوائز ہائی سکول جھنگ، فتح جنگ

ڈاکٹر ظفر احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

”اردو لغت (تاریخی اصول پر)“ کا تحقیقی مطالعہ

Dr. Taimoor Akhtar

SSE Urdu, Gove Boys High School Jhang, Fateh Jang.

Dr. Zafar Ahmed

Assistant Professor, Department of Urdu, National University of Modern Languages, Islamabad.

A Critical Inquiry into "Urdu Lughat (Tareekhi Usool Par)"

This research paper critically examines the monumental ‘Urdu Lughat Tareekhi Usool Par’, a 22-volume historical dictionary compiled by the Urdu Dictionary Board. The study highlights the 52-year compilation process (1977–2010) that produced this extensive lexicon, which plays a vital role in documenting, understanding, and preserving the Urdu language. It explores the Board’s objectives, the methodology adopted for word selection based on historical principles, and the contributions of the key editors involved in its development. The paper also discusses the initial controversies and criticisms related to the quality, authenticity, and verification of entries. Despite these challenges, the study underscores the importance of this 264,000-entry dictionary as a remarkable national and linguistic achievement. It concludes by emphasizing the need for continuous revision and updating to ensure that the lexicon remains relevant and comparable to major international historical dictionaries.

Key Words: Urdu Lexicography, Historical Dictionary, Urdu Dictionary Board, Lexicon Compilation, Research Study, Linguistics.

کسی بھی زبان کی بقا کے لیے اس زبان میں تخلیقات، قواعد اور لغات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب تک کسی زبان میں طاقت ور تخلیقی قوت اور تخلیقات ہوں گی تو اس زبان کا وجود باقی رہے گا۔ زبان کی بقا کے لیے بہت

سارے عوامل مل کر کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسے عوامل میں ایک عملی لغت نویسی کا ہے۔ لغت نویسی زبان کی تفہیم و تشریح کے لیے مرکزی حیثیت کی حامل ہے۔ اردو زبان میں لغت نویسی کی روایت کافی مستحکم ہے۔ اگرچہ مسائل اور معیار کے حوالے سے اختلاف ممکن ہے۔ اردو میں لغت نویسی کی ابتدائی شکل فارسی زبان کے سہارے ترتیب پاتی ہے۔ اردو کی ابتدائی لغات میں فارسی اصطلاحات، اشعار اور نثری مثالوں کا انبار ملتا ہے۔ اس کی عام فہم وجہ اردو زبان پر فارسی زبان و ادب کے اثرات ہیں۔ اس کی دوسری وجہ فارسی زبان کے کثیر الفاظ کا اردو زبان کی تعمیر میں حصہ ہے۔ اس کے بعد اردو زبان پر سامراجی قوت کا بڑا اثر پڑا اور نہ صرف انھوں نے اردو زبان پر اثرات مرتب کیے بلکہ اردو پر فکری و فنی اثرات بھی ڈالے اور اردو زبان کے قواعد پر خصوصی توجہ اور لغات نویسی کے فن پر بھی کام کیا۔ اردو زبان میں لغت نویسی کی روایت کو استحکام عطا کی۔ لغت کی ابتدائی شکل منظوم اور فرہنگوں کی صورت ملتی ہے۔ امیر خسرو کی ”خالق باری“ اس سلسلے کی ایک مثال ہے۔ اگر اردو لغت نویسی کی روایت میں مغربی لغت نگاروں کا مختصر جائزہ لیا جائے تو یہ فہرست کافی طویل ہو جائے گی۔

جہاں تک اردو لغت نویسی میں مولفین کا تعلق ہے ان کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔ مگر اداروں کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو یہ فہرست تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

لغت نویسی کے فن تحقیق اور مسائل پر ایک ادارہ ایسا ہے جس کا نام پیش کیا جاسکتا ہے اور وہ ادارہ ”ترقی اردو بورڈ کراچی“ ہے۔ جس کے تحت اردو زبان کی شان دار و ضخیم لغت تیار کی گئی۔ یہ لغت تاریخی اصولوں کو مد نظر رکھ کر مرتب کی گئی اور یہ بائیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ لغت نویسی پر تحقیق سے پہلے ہم ”ترقی اردو لغت بورڈ“ کے قیام، پس منظر اور مقاصد پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ترقی اردو لغت بورڈ:

”ترقی اردو لغت بورڈ“ ایک ایسا ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد اردو زبان کی تعمیر و ترقی، فروغ اور ایک جامع لغت تیار کرنا تھا۔ جس میں اردو زبان میں شامل تمام الفاظ کو شامل کیا جائے۔ اس لغت کی ترتیب اور مولف کرنے کے لیے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس مقررہ کمیٹی کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل تھا کہ جامع لغت نویسی کی ترتیب، خاکہ اور لائحہ عمل کے اوپر کام شروع کرا سکیں۔ ترقی اردو لغت بورڈ کے قیام اور مقاصد کے متعلق عبدالرشید اپنے مضمون میں یوں رقمطراز ہیں:

”ترقی اردو بورڈ، پاکستان کا ایک خود مختلف ادارہ ہے۔ جس کا قیام ۱۴ جون ۱۹۵۸ء کو

عمل میں آیا۔ ابتدا میں اس بورڈ کو دو اہم کام سونپے گئے تھے۔ پہلا یہ کہ جدید لسانیاتی اصولوں کی بنیاد پر آکسفورڈ ڈکشنری (کلال) کو سامنے رکھتے ہوئے اسی طرز کی ایک اردو لغت تیار کی جائے اور دوسرا یہ کہ ایسے موثر اقدامات تجویز کیے جائیں جو اردو زبان کی ترقی کے لیے مفید ثابت ہوں۔ اس مقصد کے لیے ۱۹۵۹ء میں ایک خصوصی کمیٹی بھی مقرر ہوئی تاہم بالآخر بورڈ کا فیصلہ یہ تھا کہ لغت کی تدوین کا کام مُقَدَّہ ہے۔ اس لیے اسے پہلے شروع کیا جائے۔ اس سلسلے میں جو سفارشات پیش کی گئیں انہیں بورڈ نے منظوری دے دی۔“^(۱)

ادارے نے اس لغت کو تاریخی اصول پر مرتب کرنے کے لیے کام کا آغاز کیا۔ اس لغت میں قدیم و جدید اور متروک الفاظ کو بھی شامل کیے جانے پر اتفاق ہوا۔ لغت کو مرتب کرنے کے لیے تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا دور ولی دکنی سے لے کر دکنی دور تک۔ دوسرا مرزا غالب اور تیسرا دور مرزا غالب سے لے کر جدید دور تک کا عہد شامل تھا۔ الفاظ کی تشریح اور معنوی وضاحت کے لیے اساتذہ کی تحریروں سے اور محاورات سے امثال شامل کی گئیں۔ لغت کی تیاری کے لیے بورڈ نے ایک لائبریری ترتیب دی۔ جس میں قدیم و جدید اردو لغات اور دوسری زبانوں کے لغات اور حوالہ جاتی کتب کو جمع کیا گیا۔ لغت کی تدوین کے لیے فوٹو اسٹیٹ، مائیکرو فلم اور مختلف اشخاص کی خدمات لی گئیں۔ اگرچہ یہ بہت ساری سہولیات موجود تھیں۔ مگر پھر بھی لغت کی تدوین میں بہت ساری مشکلات درپیش تھیں۔ سہولتوں کا فقدان، قدیم عبارتوں کے لیے تحقیقی اور سنہین کے تعین جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بورڈ نے علطیوں سے بچنے اور اصلاح کے لیے ایک نمونہ لغت بھی شائع کیا۔ تاکہ محقق اور ماہرین لسانیات اپنی آراء دے سکیں۔ اس مقصد کے لیے ”ترقی اردو لغت بورڈ“ نے اپنا ایک سہ ماہی مجلہ ”اردو نامہ“ بھی شائع کیا۔ جس میں لغت نویسی کے اوپر ہونے والی تحقیق اور کام کی تفصیلات شامل ہوتی تھیں اور اس مجلے میں لغت کے مسائل، تحقیق و تنقید اور معیارات پر مضامین بھی شامل کیے جاتے تھے۔

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کا تحقیقی مطالعہ:

ترقی اردو بورڈ کراچی کے زیر اہتمام پہلی جلد کی اشاعت کے لیے جو تاریخی تجویز کی گئی تھی۔ وہ ۲۹ جون ۱۹۷۱ء تھی مگر کمیٹی میں شخصیات کی رد و بدل اور مجلس مشاورت کے اراکین کی تجاویز کی بنا پہلی جلد مقررہ تاریخ پر شائع نہ ہو سکی۔ اس کی ایک دوسری وجہ آکسفورڈ ڈکشنری والوں کی ممانعت بھی تھی۔ انھوں نے تجویز دی تھی کہ

اردو کی ڈکشنری پر پہلے کام مکمل کر لیں اور بعد میں اکٹھی جلدیں شائع کریں۔ کیونکہ اس طرح بہت سارے الفاظ اور اسناد سے جاتی ہے۔ جو کہ طباعت کے بعد علم میں آتی ہیں۔ لہذا کام کی تکمیل کے بعد اشاعتی عمل کو اپنایا جائے۔ لیکن مقامی صورت اور دباؤ کی وجہ سے ۱۷ دسمبر ۱۹۷۷ء میں پہلی جلد کو منظر عام پر لایا گیا۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) کو شروع میں مدیر اعلیٰ کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ جن کی وفات ۱۹۶۱ء کے بعد ڈاکٹر ابوالیث صدیقی کو مدیر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور لغت کے مدیر اول کے طور پر دو شخصیات ڈاکٹر شوکت سزواری اور مولانا نسیم امر وہوی نے خدمات سر انجام دی۔ جناب ڈاکٹر ممتاز حسین (مرحوم) بورڈ کے پہلے صدر مقرر کیے گئے تھے۔ جن کی وفات کے بعد محمد ہادی حسین کو صدر کے عہدہ پر تعینات کیا گیا۔ بورڈ کے ابتدائی ارکان کی تعداد بائیس (۲۲) تھی۔ بورڈ میں شامل تمام شخصیات کا تعلق زبان و ادب سے تھا۔ اردو لغت کی جلد اول (۱۱۷۱) گیارہ سو اکہتر صفحات پر مشتمل تھی اور حروف تہجی کے اعتبار سے یہ جلد الف مقصورہ کے الفاظ پر مشتمل تھی۔ جلد اول کی اشاعت کے بعد اس پر رشید حسن خان کا جو تنقیدی مضمون شائع ہوا اس کا مرکزی حصہ ملاحظہ کیجیے:

”سب سے زیادہ پریشان کن باتیں یہ ہیں کہ ان، جو استاد فراہم کی گئی ہیں ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ (۲) یہ التزم نہیں کیا گیا کہ صرف معتبر مطبوعہ یا خطی نسخوں سے کارڈ تیار کیے جائیں۔ (۳) دوسرے لغات سے جو اسناد نقل کی گئی ہیں ان کا اصل تصانیف سے مقابلہ نہیں کیا گیا۔ جو نہایت ضروری بات تھی۔ (۴) بعض مصروف کلاسیکی کتابوں کے بھی سب الفاظ شامل لغت نہیں ہو سکتے ہیں۔ (۵) امیر اللغات، فرہنگ آصفیہ، سرمایہ زبان اردو، نفائس اللغات اور نور اللغات کے اندراجات کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان لغات میں جو نہایت کارآمد معلومات درج ہیں اور جن کی اہمیت اور ضرورت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ان کا اس لغت میں نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ (۴) سب سے بڑھ کر یہ کہ بہ لحاظ لغت الفاظ کی غیر حقیقی صورتوں کو حقیقی فرض کر کے شامل لغت کیا گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑی تعداد میں الفاظ کی ایسی حقیقی الفاظ کے طور پر شامل لغت ہیں۔ جن کا بجائے خود مستقل وجود نہیں۔ بہ لحاظ

لغت مغالطے میں مبتلا ہونے اور دوسروں کو مبتلا کرنے کے یہ بدترین مثال ہے۔ (۵)

صحت املا کا التزام ملحوظ نہیں رکھا گیا۔^(۲)

اردو لغت کی جلد اول کی اشاعت پر رشید حسن خان نے یہ سات اہم تنقیدی نکات اٹھائے۔ اگرچہ صحت املا، ماخذ اور حروف کی اصل شکلوں پر خصوصی توجہ نہیں دی گئی اور رشید حسن خان کے ان نکات سے جزوی طور پر اتفاق ممکن ہے۔ مگر پہلی کاوش اور اردو ادب کی اہم لغت کے معاملے میں یہ ایک اہم کارنامہ تھا اور اس پہلے قدم کی لڑکھڑاہٹ قابل قبول تھی۔ اردو لغت کی جلد دوم ۱۹۷۹ء میں منظر عام پر آئی۔ جلد دوم کی اشاعت کے وقت مدیر اعلیٰ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ہی تھے اور مدیر کے عہدہ پر نسیم امر و ہوی فائز تھے۔ اس جلد کی اشاعت کے وقت ڈاکٹر سہیل بخاری اور نسیم امر و ہوی کی مدت ملازمت ختم ہو چکی تھی۔ جلد دوم میں ”الف“ ”مدوہ“ اور ”ب“ تک حروف کی تقطیع شامل ہے۔ اس جلد میں ہندی ماخذ کے مسائل حل ہو چکے تھے۔ اگرچہ پہلی جلد میں ہندی ماخذ کے الفاظ پر بہت سارے مسائل درپیش تھے۔ وہ ہندی کی لغت ”وشید ساگر“ کی دستیابی سے حل ہو گئے اور سنسکرت کے ٹائپ کا مسد بھی حل ہو گیا تھا۔ اردو لغت کی جلد دوم کا دیباچہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کا تحریر کردہ ہے۔ جس میں لغت کی تدوین میں درپیش آنے والے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ جلد پندرہ سو بیاسی (۱۵۸۲ء) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت کی اشاعتی انتظامیہ میں چار لوگ تھے۔ ”اردو لغت کی جلد سوم“ ۱۹۸۱ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اس وقت میں مدیر اعلیٰ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی تھے۔ ”اردو لغت“ کی اس جلد کے اشاعت کے موقع پر بورڈ کے ارکان کی تعداد گیارہ اور مجلس انتظامیہ میں پانچ لوگ شامل تھے۔ جناب محمد ہادی حسین (صدر) اور باقی چار اراکین میں پیر حسام الدین راشد (رکن)، پروفیسر کرار حسین (رکن)، سید ہاشم رضا (رکن)، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (رکن، سیکرٹری مدیر اعلیٰ) شامل تھے۔ لغت کی اس جلد میں ”بھ“ سے لے کر ”پ“ تک حروف شامل ہیں۔

اس جلد میں حرف ”پ“ کی تقطیع پوری نہ ہو سکی۔ جس میں منصوبے کے تحت اگلی جلد میں شامل کیا جانا تھا۔ جلد سوم نو سو اٹھاون (۹۵۸) صفحات پر مبنی ہے۔ جلد چہارم کی اشاعت کے وقت بورڈ کے صدر محمد ہادی حسین اور اساسی رکن پیر حسام الدین راشدی اور کامل القادری کا انتقال ہو چکا تھا اور بورڈ کے نئے صدر جناب محمد ظفر صاحب مقرر کیے گئے اور مجلس ترقی اردو بورڈ کا نام تبدیل کر کے اردو کنشری بورڈ رکھ دیا گیا۔ یہ جلد بھی ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی نگرانی میں شائع ہوئی۔ اس جلد میں حروف ”پ“ سے لے کر ”ت“ تک کے الفاظ شامل ہیں۔ اس جلد کی اشاعت ۱۹۸۲ء میں ہوئی اور اس جلد کو لائحہ عمل کے مطابق ہزار صفحات پر محیط رکھا گیا۔ اردو لغت کی

جلد پنجم ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ مجلس مشاورت میں ادارے کا نام تبدیل کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ لہذا جلد پنجم کی اشاعت کے موقع پر نام ادارے کا نام تبدیل کر دیا گیا اور ادارے کے نام کی جگہ ”اردو ڈکشنری بورڈ کراچی“ لکھ دیا گیا۔ اس جلد پر کوئی دیباچہ نہیں لکھا گیا۔ یہ جلد نو سو چونتیس (۹۳۴) صفحات پر محیط ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے ”تھ“ تک کی تقطیع شامل کی گئی۔

اردو لغت کی جلد ششم جون ۱۹۸۴ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس میں ”ٹ“ سے لے کر ”ج“ تک حروف کے الفاظ شامل کیے گئے تھے۔ یہ جلد نو سو بانوے (۹۹۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ اردو لغت کی پہلی چھ جلدوں کی اشاعت کے وقت مدیر اعلیٰ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی تھے۔

اردو لغت کی جلد ہفتم سے جلد سولہ تک مدیر اعلیٰ کے عہدہ پر ڈاکٹر فرمان فتح پوری تعینات تھے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی نگرانی میں اردو لغت کی سب سے زیادہ دس جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ ان کی تعیناتی ۱۹۸۵ء میں کی گئی۔ جلد ہفتم کی اشاعت جون ۱۹۸۶ء میں ہوئی۔ اس جلد کی تیاری میں سید قدرت نقوی اور مرزا نسیم بیگ جیسے معاونین شامل تھے۔ اس جلد کا دیباچہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے تحریر کیا تھا۔ جلد ہفتم میں حرف ”ج“ تا ”چھ“ تک الفاظ و معانی شامل تھے۔ اس جلد کی ضخامت نو سو ستر صفحات پر محیط ہے۔ اس جلد میں کچھ حروف کی ابتدائی شکلوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اردو لغت کی جلد ہشتم دسمبر ۱۹۸۷ء میں منظر عام پر آئی۔ اس جلد کے معاونین میں ایک تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے۔ وہ سید قدرت نقوی کی جگہ شاہدہ تسنیم صدیقی کی بطور معاون خدمات شامل ہیں۔ آٹھویں جلد جدید تر مشینی ذریعے کمپیوٹر کمپوزنگ کی مدد سے پایہ تکمیل تک پہنچائی گئی۔ اس جلد میں اعراب اور کچھ نشانات کا خصوصی اہتمام دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس جلد میں ”خ“، ”خ“، ”د“ اور ”دانا“ تک کے حروف شامل ہیں۔

یہ جلد نو سو بانوے صفحات پر مبنی ہے۔ اس ارتقائی سفر اور تدوین میں ہم دیکھتے ہیں کہ جلد ہشتم تک معمولی تبدیلیوں کے ساتھ لغت کے ڈیزائن میں بہتری آئی ہے۔ لفظوں کے درمیان فاصلہ اور ترتیب میں خوبصورت دیکھنے کو ملتی ہے۔

اردو لغت کی جلد نہم دسمبر ۱۹۸۸ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اس جلد میں ”دانا“ تا ”دھ“ تک کے حروف شامل کیے گئے ہیں۔ اس کی ضخامت بھی جلد ہشتم کی طرح نو سو بانوے صفحات پر مشتمل ہے۔

جلد دہم کی اشاعت جنوری ۱۹۹۰ء میں ہوئی۔ اس کا دیباچہ مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے لکھا۔ اور اس جلد میں ”دھ“ تا ”ر“ تک کے حروف کی تقطیع شامل ہے۔ یہ جلد دس سو چار (۱۰۰۴) صفحات پر محیط ہے۔ اردو

غلت کی جلد گیارہ مئی ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ اس میں حروف ”ر“، ”تا“، ”س“ تک کے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ کے معانی ہیں۔ جلد ہشتم اور نہم کی طرح یہ جلد بھی نو سو بانوے صفحات پر محیط ہے۔ اردو لغت کی جلد بارہویں جنوری ۱۹۹۱ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی۔ ۱۹۹۰ء میں ڈاکٹر جمیل جالبی کو ”اردو لغت بورڈ“ کا صدر مقرر کیا گیا۔ لہذا یہ جلد ان کی نگرانی میں طباعت کے عمل تک پہنچی۔ اس جلد میں حروف ”س“، ”تا“، ”ص“ تک کے الفاظ شامل ہیں اور اس جلد کی ضخامت دس سو چوبیس صفحات پر مشتمل ہے۔ جون ۱۹۹۱ء میں تیرہویں جلد منظر عام پر آئی۔ اس جلد میں ض، ط، ظ، ع، غ اور ف تک کے حروف شامل ہیں۔ اس جلد میں صفحات کی تعداد نو سو بانوے ہے۔

چودھویں جلد جنوری ۱۹۹۲ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اس جلد میں ”“ سے ”ک“ تک کے حروف ہیں اور یہ نو سو ساٹھ (۹۶۰) صفحات پر محیط ہے۔ پندرہویں جلد کے معاونین میں مرزا نسیم بیگ اور حسین مجتبیٰ زیدی جیسی شخصیات تھیں۔ یہ جلد کچھ تاخیر کے بعد جون ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی۔ اس کی وجہ تین سال قبل سے سرکاری ملازمتوں پر عائد کی گئی پابندی تھی۔ اردو لغت کی پندرہویں جلد ”ک“، ”تا“، ”گ“ کے حروف پر مبنی ہے اور یہ جلد (۹۹۲) نو سو بانوے صفحات پر محیط ہے۔ سولہویں جلد جون ۱۹۹۶ء میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی تھی۔ اس جلد میں ”گ“ سے لے کر ”ل“ تک کے حروف کے الفاظ معانی ہیں۔ اس جلد کی ضخامت (۹۶۰) نو سو ساٹھ صفحات ہے۔ اردو لغت کی اشاعت کا سلسلہ ہم دیکھتے ہیں۔ مختصر تعطل کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ مگر جون ۱۹۹۶ء کے بعد اس سلسلے میں چھ سالہ طویل وقفہ آتا ہے۔ اس وقفے کی وجہ لغت کی تکمیل کا عرصہ بھی بڑھتا چلا گیا۔ آخر کار جولائی ۱۹۹۹ء میں دوبارہ کام شروع ہو گیا۔ دوبارہ شروعات کے ٹھیک آٹھ ماہ بعد دسمبر ۲۰۰۰ء میں سترہویں جلد مرتب کر کے شائع کی گئی۔ اس وقت ادارے کے صدر نشین کی نشست پر محترمہ زبیدہ جلال صاحبہ اور نائب صدر کے عہدے پر جناب جمیل الدین عالی فائز تھے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے بعد مدیر اعلیٰ کے عہدے پر ڈاکٹر حنیف قریشی فوق (۱۹۹۵ء-۱۹۹۸ء)، پروفیسر سحر انصاری (جون ۱۹۹۸ء تا ۲۱ مارچ ۲۰۰۱ء) جیسی شخصیات مدیرات کی نشست پر براجمان رہے۔ مرزا نسیم بیگ کو قائم مقام مدیر اعلیٰ کے عہدے پر ۲۲ مارچ ۲۰۰۰ء کو تعینات کیا گیا۔ سترہویں جلد کا دیباچہ مرزا نسیم بیگ نے تحریر کیا۔ اس جلد کے ۲۴۰ صفحات ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی نگرانی میں تیار ہو چکے تھے۔ یہ جلد (۹۹۲) نو سو بانوے صفحات اور حرف ”ل“ سے لے کر ”م“ تک کے الفاظ شامل تھے۔ مرزا نسیم بیگ (قائم مقام) کی جگہ مدیر اعلیٰ ڈاکٹر یونس حسنی کو بنایا گیا اور اس ادارے کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے

سپر دکر دی گئی۔ ان کی صدارت میں جلد اٹھارہ جون ۲۰۰۲ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کا دیباچہ یونس حسنی نے تحریر کیا۔ یہ جلد ۹۷۶ صفحات پر مشتمل ہے اور حرف ”م“ کے الفاظ معانی شامل ہیں۔

اردو لغت کی اشاعت میں آخری (۲۰۱۰ء۔ ۲۰۰۰ء) دس سالوں میں کام کی رفتار قابل تحسین رہی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان دس سالوں میں چھ ضخیم جلدیں شائع ہوئیں۔ اردو لغت کی آخری چار جلدیں ڈاکٹر رؤف پارکھ کی مدیریت میں شائع ہوئیں جنہوں نے مدیر اعلیٰ کی ذمہ داری جولائی ۲۰۰۳ء میں سنبھالی۔ انیسویں جلد کی اشاعت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی صدارت میں دسمبر ۲۰۰۳ء میں ہوئی۔ اس جلد میں حروف ”م“ تا ”ن“ تک حروف کی تفتیح شامل ہے۔ اس جلد کی ضخامت (۹۴۴) نو سو چوالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ بیسویں جلد جون ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی تھی اور اس میں حرف ”ن“ پر مبنی الفاظ کو مکمل کیا گیا۔ یہ جلد آٹھ سو اٹھائیس صفحات پر مبنی ہے۔ آخری جلدوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ تلفظ کی ادائیگی کے متعلق شدید کمی محسوس ہوتی ہے۔ اکیسویں جلد کا سال اشاعت مارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اگرچہ اس لغت کی تکمیل کا تخمینہ اکیس جلدوں پر مشتمل تھا۔ مگر اکیسویں جلد میں حروف ”و“ تا ”ہ“ تک کے الفاظ سما سکے۔ یہ جلد بھی بیسویں جلد کی طرح آٹھ سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس معاملے کے متعلق مدیر اعلیٰ معتمد ڈاکٹر رؤف قاریکھ لغت کے دیباچہ میں یوں رقمطراز ہیں:

”ہمارا اندازہ تھا کہ اکیسویں جلد میں ”و“ ”ہ“ اور ”ی“ سے شروع ہونے والے تمام الفاظ سما جائیں گے اور اس جلد پر لغت کا اختتام ہو جائے گا لیکن اس میں ”و“ سے لے کر ”ہزار ہا“ تک کے الفاظ ہی آ سکے لہذا اب بائیسویں جلد پر اس لغت کا اختتام ہو گا۔“ (۴)

اردو لغت کی بائیسویں اور آخری جلد کا سن اشاعت ۲۰۱۰ء ہے۔ اس وقت اردو لغت بورڈ کی نگرانی فہمیدہ ریاض تھیں۔ ڈاکٹر رؤف پارکھ کے بعد درمیانی عرصہ میں فرحت فاطمہ رضوی ۲۰۰۷ء سے ۲۰۰۹ء تک ادارے کی نگرانی کرتی رہیں۔ اس جلد میں ”ہ“ سے ”ی“ تک حروف تہجی کے الفاظ شامل ہیں اور اس جلد میں صفحات کی تعداد (۳۶۱) سات سو چھتیس ہے۔ اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو شان الحق حقی اس ادارے میں (۱۷) سترہ سال تک متعبد کے عہدے پر فائز رہے۔ اگرچہ انھوں نے اپنی مرتب کردہ فرہنگ تلفظ میں الفاظ کی صحت اور ادائیگی پر خصوصی توجہ دی مگر قومی ادارے کی نگرانی میں لغت کے اس بنیادی مسئلہ پر کوئی خاص توجہ نہ دی۔ جس کی بنا پر ہم دیکھتے ہیں۔

اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) میں یہ مسلمہ بہت بنیادی نوعیت کا ہے اور لفظ کی ادائیگی پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اگرچہ وہ اعزازی طور پر ادارے کے ساتھ وابستہ رہے اور ۱۹۷۷ء میں مستقی ہوئے۔ اردو لغت بورڈ کے ساتھ جو اہم شخصیات وابستہ رہیں ان میں شان الحق حقی، ڈاکٹر ابوالیث صدیقی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، مرزا نسیم بیگ، ڈاکٹر یونس حسنی، ڈاکٹر رؤف پارکچہ اور فہمیدہ ریاض شامل ہیں۔ اس لغت کی تکمیل میں باون سال (۵۲) کا عرصہ لگا۔ اس کی تکمیل پر ڈاکٹر رؤف پارکچہ یوں رقمطراز ہیں:

”الحمد للہ، اردو لغت بورڈ کی مرتبہ عظیم و ضخیم لغت، اردو لغت (تاریخی اصول پر) جو بائیس جلدوں پر مشتمل ہے اور بجاطور پر اردو کی جامع ترین لغت کہی جاسکتی ہے۔ ۲۰۱۰ء میں تکمیل سے ہمکنار ہو گئی۔ باون سال کی محنت ٹھکانے لگی، سید احمد خان اور بابائے اردو کا خواب پورا ہو گیا اور اردو دنیا کی ان عظیم زبانوں میں شامل ہو گئی جن میں ایسی ضخیم اور جامع لغت موجود ہے۔“ (۵)

اس بات میں قطعی کوئی شک نہیں کہ اردو ان عظیم زبانوں میں شامل ہو گئی جس میں جامع اور ضخیم لغت موجود ہے۔ اس سے پہلے دنیا میں دو عظیم لغات موجود ہیں۔ ان میں ایک انگریزی زبان کی ”آکسفورڈ انگلش ڈکشنری“ ہے جو کہ ستر سال میں مکمل ہوئی۔ اس ڈکشنری پر ۱۸۸۳ء میں کام شروع کیا گیا اور ۱۹۲۸ء میں یہ لغت مکمل ہوئی۔ یہ لغت دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح دوسری لغت جرمن زبان میں تیار ہوئی۔ اس تیاری میں جرمن اکیڈمی آف سائنس ان برلن اور انسٹی ٹیوٹ آف گوٹن گن جیسے ادارے شامل تھے۔ یہ لغت ۱۶ جلدوں پر مشتمل ہے جو کہ ۱۹۶۱ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اب اردو زبان بھی ان زبانوں کے ساتھ فہرست میں شامل ہے جس میں ایک جامع لغت موجود ہے۔ اگر اس لغت میں دو اہم مسائل باقی تھے۔ ایک تلفظ کی ادائیگی کا اور دوسرا اس کام کو ہر پانچ سال کو اپ ڈیٹ کرنا۔ تاہم لغت کی ادائیگی کا مسئلہ آن لائن لفظ کی موجودگی سے تقریباً حل ہو گیا۔ مگر اس ارتقاء میں بہت ساری نئی اصطلاحات اور اشیاء ایجاد ہو رہی ہیں۔ لہذا نئے داخل ہونے والے الفاظ کے اوپر توجہ دینے سے اس لغت کی اہمیت و افادیت بڑھے گی اور بہت سارے الفاظ ایسے بھی ہیں جو لغت میں شامل ہونے سے رہ گئے۔ لہذا ان الفاظ کی شمولیت اپ ڈیٹ کرتے وقت ممکن ہے۔ لغت کی تکمیل کے موقع پر فہمیدہ ریاض نے اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی بھی تھی۔ اس بارے میں انھوں نے یوں اظہار کیا تھا:

”تاریخی لغت کی پہلی جلد ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ تب سے اب تک زبان میں

متعدد نئے الفاظ داخل ہو چکے ہیں۔ ایسی کتابیں بھی منظر عام پر آئی ہیں جن میں کئی دوسرے قدیم الفاظ اور قدیم تر اسناد موجود ہیں۔ ہر تالف میں کچھ کمی بیشی بھی رہ جاتی ہے۔ جسے اگلے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں درست کر دیا جاتا ہے۔ یہ نہایت ضروری کام نظر ثانی کے ذریعے ممکن ہے۔“^(۹)

لغت کی تکمیل کے دوران ہم دیکھتے ہیں کہ لفظوں کی شمولیت سے اصلاح، درستی اور اسناد کے حوالے سے ایک پلیٹ فارم، سہ ماہی مجلہ ”اردو نامہ“ کی اشاعت کی گئی۔ یہ مجلہ ۱۹۶۱ء میں پہلی دفعہ شائع ہوا۔ جس میں لغت کے سلسلے کو باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا اور اس کے متعلق لوگوں سے آرائی جاتی اور الفاظ کی اسناد کے متعلق تحقیق کی جاتی تھی۔ اگر مجموعی طور پر اس لغت کی تیاری تکمیل اور کام کا جائزہ لیا جائے تو اس لغت کی طباعت کا کام ۱۹۸۲ء میں شروع ہوا اور اس کی پہلی جلد ۱۹۷۷ء میں منظر عام پر آئی۔ اس لغت میں دو لاکھ چونسٹھ ہزار الفاظ شامل ہیں۔ اور یہ لغت ۲۲۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی نگرانی میں چھ جلدیں (۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۳ء)، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی نگرانی میں دس جلدیں (۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۳ء) اور فہمیدہ ریاض کی نگرانی میں ایک جلد اور ڈاکٹر رؤف پارکھ کی نگرانی میں تین جلدیں، مرزا نسیم بیگ، ڈاکٹر یونس حسنی اور فہمیدہ ریاض کی نگرانی میں ایک ایک جلد شائع ہوئی۔ اردو لغت بورڈ نے اپنی لغت کو آن لائن بھی کر دیا ہے جو کہ Play Store میں جا کر ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ اس آن لائن لغت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں لفظ کی ادائیگی آواز کی صورت موجود ہے۔ اگرچہ اس لغت میں بہت سارے الفاظ کی شمولیت باقی ہے۔ مگر مجموعی طور پر یہ لغت اردو زبان کا سرمایہ اور پہچان ہے۔ بہتری کی گنجائش تو باقی ہی رہتی ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ عبدالرشید، اردو لغت (تاریخی اصول پر)، چند مصروضات، مشمولہ: اردو لغت نویسی، مرتبہ: رؤف پارکھ، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، ایوان اردو، پطرس بخاری روڈ، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۶۷۲
- ۲۔ رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، مشمولہ: اردو لغت نویسی، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پارکھ، مقتدرہ قومی زبان، ایوان اردو، پطرس بخاری روڈ، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۵۴۰
- ۳۔ ایضاً
- ۴۔ رؤف پارکھ، ڈاکٹر، دیباچہ، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۲۰۰۷ء، ص viii
- ۵۔ رؤف پارکھ، ڈاکٹر، لغوی مباحث، مجلس ترقی ادب، ۲ کلب روڈ، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۱۶۹
- ۶۔ فہمیدہ ریاض، اردو ڈکشنری بورڈ، کراچی، ایک تعارف، اردو لغت بورڈ، ایس ٹی ۱۸، ۱۷، بلاک ۵، گلشن اقبال، کراچی، ۲۰۱۰ء